نظمیں

عطاء الرحمٰن قاضی

زہر بھری گلفامی

دروازے کے پٹ آہستہ بھیڑو
ہری بھری یادوں کے لان میں بیٹھی
ننھی چڑیاں ڈر کر اُڑ جائیں گی
گئے دنوں کا قصہ تھوڑی ہے یہ
آج بھی چائے خانوں میں ہر لمحہ
گھونٹ گھونٹ میں درد چھپا کر زہر انڈیلنے والے لوگ
قرنوں کی تاریکی اوڑھے
اک دہشت کے نرغے میں (یوں آئے)
نظر گزر کا ٹیکا بھول گئے
گھر رگھر رگھوں....گھومتے چرخے کی آواز میں
ہجر کے موسم جاگ اُٹھے
دیپک راگ الاپتی سوچیں
ڈھول کی تال پہ وارث شہ کے بول
درد کی ہکلاہٹ میں شامل...زہر بھری گلفامی
آروہی امروہی سانسوں کی سنگیت سے تال
ملانے والے خوابوں کی تعبیر لیے
راکششوں کی بستی میں آنکلی ہے
کسے خبر ہے....!
شہد بھرے چھتوں کی خواہش کا پھیلاؤ
کسی گھنے جنگل میں جا کر کھو جاتا ہے

مین روڈ، محلّہ شریف پورہ، عارف والا ضلع پاک پتن، پنجاب (پاکستان)

ایم ایف فاروقی (آئی پی ایس)

مایوس لوگ

مرے دفتر کے باہر بھیڑ ہے مایوس لوگوں کی
بلاتی ہیں مجھے شعر و سخن کی محفلیں ہر دم
ردیف و قافیہ کی دل رُبا بندش
ترنم، سوز اور آواز کا جادو
بکھر جاتا ہے میری روح کے اندر کہیں گہرے
اچانک سسکیوں کی غمزدہ پائل
میرے آفس کی دیواروں سے ٹکرا لوٹ جاتی ہے
اگر میں رُک گیا لے کر
فقط اشعار اور گفتار کی دنیا
تو اُن حسرت زدہ لوگوں کا کیا ہوگا
اُجالے جن کی آنکھوں میں ابھی باقی،
ہیں اُن آنکھوں کا کیا ہوگا
صدا آتی ہے پھر بزمِ سخن سے
نہیں میں آ نہیں سکتا
چھنکتی ہے میرے پیروں میں بڑی ذمے داری کی
جو میں نے خود ہی پہنی ہے
غزل محبوب ہے لیکن
کسی کا خونِ دل لے کر
میں اس کے دستِ زیبا کو حنائی کر نہیں سکتا
برہنہ پا تمنائیں،
شکستہ آرزو لے کر
غبارِ تشنہ کامی سے
مگر دفتر کے باہر بھیڑ ہے
مایوس لوگوں کی

انسپکٹر جنرل آف پولیس، آفس آف آئی جی بھٹنڈہ رینج منی سکریٹریٹ، بھٹنڈہ